اسپین کے صوبے قیطلونیہ Catalonia میں سیاسی ہل چل

بی بی سی نے اسپین کے وزیر اعظم ماریانو راجوئے کے آفس کے حوالے سے آج 19 اکتوبر 2017 کو رپورٹ نشر کی کہ :"کابینہ دستور کی دفعہ 155 کو نافذ کرنے کے لیے ملاقات کرے گی، جو اسے اس خطے کے نظم ونسق کو اپنے ماتحت لینے کو جائز قرار دیتی ہے۔۔۔ قیطلونیہ حکومت کے سربراہ Carles Puigdemont نے اسپین کی حکومت کو خط لکھ کر دھمکی دی ہے کہ قیطلونی خطے کی پارلیمنٹ خطے کی آزادی وخود مختاری کے ریفرنڈم کی منظوری دے دے گی اگر میڈرڈ کی طرف سے گفت وشنید بند کرنے کی کوشش اور جبر وسختی کو جاری رکھا گیا"۔ یکم اکتوبر 2017 کے ریفرنڈم کے بعد قیطلونی خطے کے صدر نے 10 اکتوبر 2017 کو خطے کی پارلیمنٹ کے سامنے اسپین سے خطے کی علیحدگی کا اعلان کیا تھا البتہ اس کے نفاذ کو گفتگو کے لئے کھلا بتایا تھا۔ سوال یہ ہے کہ اسپین کی ریاست، اس کا بادشاہ، اس کی حکومت اور دستوری عدالت سب کی مخالفت کے باوجود خطے کے صدر نے کیوں ریفرنڈم کروایا تھا؟ اور اس کے متعلق بین الاقوامی موقف کیا ہے اور اس ریفرنڈم کے نتائج یعنی قیطلونی خطے کی آزادی کو نافذ کرنا کس حد تک ممکن ہے؟ جزاک اللہ خیراً

جواب: تصویر کے صاف اور واضح نظر آنے اور اس سوال کا حقیقی جواب حاصل کرنے کے لئے ہم قیطلونیہ کی حقیقت کا جائزہ لیں گے اور اس کی علیحدگی پسند تحریکوں اور پھر اس ریفرنڈم، اس کے بعد ہم بین الاقوامی موقف کی طرف آئیں گے اور اس کے بعد ریفرنڈم کو نافذ کرنے کے ممکنات کی جانچ کریں گے۔

اول: <u>قیطلونیہ کے جغرافیائی اور تاریخی حقائق اس طرح ہیں:</u> یہ خطہ اسپین کے شمال مغرب میں واقع ہے جس کا رقبہ 32.1 ہزار مربع کلومیٹر ہے جو اسپین کے رقبے کا 8 فیصد ہے جس کا دارالحکومت بارسلونا ہے۔ قیطلونیہ میں چار صوبے ہیں بارسلونا(Barcelona)، جیرونا(Girona)، لیدا(Lleida) اور تاراگونا(Tarragona)۔ قیطلونیہ کی آبادی 75 لاکھ ہے جو اسپین کی کل آبادی کا 16 فیصد ہے جس میں اس قسم کے 17 خود مختار خطے شامل ہیں۔

اسلام نے اندلس (اسپین) کی فتوحات کے دوران قیطلونیہ کو 95 ہجری میں نور اسلام سے منور کردیا تھا اور جب اسلامی حکومت کا خاتمہ ہوا تو اس کے بعد بھی خطہ ایک آزاد خود مختار ریاست کے طور پر موجود رہا اور پھر 1714 عیسوی میں اسپین نے اس پر قبضہ کرکے الحاق کر لیا۔ خطے کے لوگوں نے اس قبضے کو قبول نہیں کیا اور اس قبضے کو ہٹانے کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔ 1930 میں مرکزی حکومت اور اس کے درمیان ایک خانہ جنگی ہوئی جس میں حکومتی اتحاد اور فرانکو آرمی آمنے سامنے فریق تھے اور فرانکو آرمی کی جیت کے بعد قیطلونیہ کے باشندوں کو ہراساں کیا گیا، ان کی زبان کو خطے کی سرکاری زبان کے درجہ سے ہٹایا گیا اور اسکولوں کو قیطلونی زبان سکھانے سے روکا دیا گیا اور قیطلونی شناخت کا انکار کیا گیا۔ ظالمانہ فرانکو حکومت کے خاتم ہوجانے کے بعد ایک عوامی ریفرنڈم کروایا گیا تھا جس میں اسپین کے دستور کے حق میں 30 فیصد ووٹ آئے تھے جو اسپین کے اتحاد اور مختلف قومیتوں اور اقلیتوں کے مختلف خطوں میں خود مختار اقتدار کے حق کو تسلیم کرتا ہے۔ 1979 عیسوی میں قیطلونی عوام کو ایک مرتبہ پھر خود مختار حکومت کا حق حاصل ہوا اور اس کے نتیجہ میں قیطلونی اور ہسپانوی زبان کو خطے میں سرکاری زبانوں کا درجہ دیا گیا۔

اس کے بعد قیطلونیہ میں علیحدگی پسندی کی تحریک دھیمی ہوگئی تھی البتہ اس صدی کی شروعات سے اس تحریک میں رفتہ رفتہ تیزی آئی ہے۔

دوم: جدید قیطلونی تحریکوں کے ادوار

1۔ یہ تحریکیں 2006 میں خطے کی حکومت میں خود مختاری کے نئے قانون کے منظور ہونے کے ساتھ شروع ہوئیں اور لوگوں نے اس کو ووٹ کر کے اختیار کیا تاکہ پورے خطے کو خود مختاری میں لیا جاسکے۔ اس قانون نے قیطلونیہ کو ایک قوم قرار دیا۔ 2010 میں اسپین کی دستوری عدالت نے اس قانون کو تبدیل کر دیا جس کی مخالفت میں اس نعرے کے ساتھ مظاہرے کیے گئے کہ "ہم ایک الگ قوم ہیں اور ہم اپنا فیصلہ خود طے کرتے ہیں"۔ نومبر 2012 میں ایک علامتی ریفرنڈم کروایا گیا جس میں خطے کے 37 فی صد افراد شامل ہوئے تھے اور اسپین کی ریاست سے علیحدگی کے حق میں اپنی رائے دی تھی۔ جنوری 2015 میں قیطلونیہ کے وزیر اعظم آرتھر ماس نے اچانک اسی سال ستمبر میں ریفرنڈم کی شکل میں انتخاب کا اعلان کر دیا اور جلد انتخاب کرائے گئے۔ قومی علیحدگی تحریک نے اس کی مخالف پارٹیوں کے مقابلے 73 سیٹوں کی اکثریت یعنی 63 سیٹیں جیت لیں تھیں۔ نومبر 2015 میں پارلیمانی اکثریت قانون کو منظور کرانے میں کامیاب ہوگئی تاکہ "آزاد قیطلونی ریاست کی علیحدگی کا عمل شروع کیا جاسکے"۔ اسپین کی حکومت نے اس بل کے خلاف دستوری عدالت میں اپیل کی جس نے اس اپیل کو منظور کر لیا۔

2۔ جب تحریک تیز اور مضبوط سمت میں آگے بڑھنے لگی تو قیطلونیہ کے صدر کارلس نے 9 جون 2015 کو اعلان کیا کہ "خطے کی اسپین سے آزادی کے لئے یکم اکتوبر 2017 کو ایک ریفرنڈم ہوگا اور حکومت اس ریفرنڈم میں درج ذیل سوالات سامنے رکھے گی: کیا آپ قیطلونیہ کو ایک آزاد ریاست کی شکل میں دیکھنا چاہتے ہیں جو ریپبلک قسم کی ہوگی؟"(Novosti, 9/6/2017)۔ اس کے اگلے روز اسپین کی حکومت نے اعلان کیا کہ وہ قیطلونیہ کی آزادی کی کسی بھی کوشش میں رکاوٹ ڈالے گی۔ 6 ستمبر 2017 کو قیطلون پارلیمنٹ نے ایک قانون منظور کیا جس کے تحت قیطلونیہ کے خطہ کی اسپین سے آزادی کی خاطر ریفرنڈم کی بنیادی وجوہات کیا ہیں ان کو بیان کیا گیا تھا۔ اسپین کے وزیر اعظم ماریانو راجوئے نے کہا: "اسپین کی حکومت اس کے دستوری اختیار کا استعمال کرتے ہوئے قیطلونیہ کی خود مختاری کو منسوخ کر دے گی اور خطے کو اسپین سے ٹوٹ کر علیحدہ ہونے سے روکا جائے گا"۔ اسپین کی دستوری عدالت نے 8 ستمبر 2017 کو جواب میں ریفرنڈم کو اس وقت تک کے لیے منسوخ کر دیا جب تک وہ اس ریفرنڈم کی دستوری حیثیت کا تعین نہ کر دے۔

3-البتہ یکم اکتوبر 2017 کو طے کردہ وقت پر ریفرنڈم کروایا گیا۔ 43 فیصد لوگوں نے ووٹ ڈالا جن کی 90 فیصد اکثریت نے اسپین سے علیحدگی اور قیطلونیہ کی خود مختاری کے حق میں ووٹ ڈالے۔ اسپین کے بادشاہ فلپ ششم نے 3 اکتوبر 2017 کو ریفرنڈم کے بعد ایک تقریر کی اور اس کو "غیر قانونی اور غیر جمہوری" قرار دیا، البتہ خطے کے گورنر نے کہا کہ، "وہ اس ہفتے یا اگلے ہفتے کی شروعات میں خطے کی آزادی کا اعلان کر دے گا"۔ اس نے مزید کہا کہ: "بادشاہ نے اسپین کے دستور کے تحت دیئے گئے اس کے اعتدال پسند کردار کو ٹھوکر ماری ہے"(BBC 3/10/2017)۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اسپین کو ہزیمت اٹھانی پڑی ہے کیونکہ وہ ریفرنڈم کے عمل کو روک نہیں سکا لہٰذا اس نے رخنہ ڈالنے کی غرض سے جو سرگرمیاں انجام دی اس کی وجہ سے سیکیورٹی فورس سے تصادم کے نتیجے میں 893 افراد زخمی ہوئے تھے جو ریفرنڈم میں ووٹ ڈالنے کی غرض سے آئے تھے اور اس وجہ سے عوامی غم وغصہ اسپین کے خلاف بھڑک اٹھا تھا، چنانچہ اسپین اس خطے کی خود مختاری کے اعلان کو روکنے کی غرض سے دیگر حربوں کو تلاش کر رہا تھا۔ اسپین نے خطے کے خلاف معاشی جنگ چھیڑ دی اور بڑے مالیاتی اداروں اور کمپنیوں نے قیطلونیہ سے جانے کا اعلان کیا اور اسپین کے تیسرے سب سے بڑے بنک CaixaBank نے 6 اکتوبر 2017 کو اپنے ہیڈ آفس کو بارسلونا سے باہر منتقل کرنے کا فیصلہ کیا جو قیطلونیہ کا دار الحکومت ہے۔ 8 اکتوبر 2017 کو اسپین نے قیطلونیہ کی علیحدگی کے مخالف افراد کو لاکھوں کی تعداد میں روڈ پر لے آیا تاکہ قیطلونیہ میں علیحدگی کے خلاف ایک مخالف عوامی رائے قائم کی جاسکے۔

4-قیطلونیہ خطے کے صدر کارلس نے 10 اکتوبر 2017 کو پارلیمنٹ کے سامنے قیطلونیہ کے خطے کی آزادی کا اعلان کیا البتہ اس کے نفاذ کو موخر کر دیا، اس نے کہا: "میں قیطلونیہ خطے کے لوگوں کی رائے کو ایک ریپبلک کی شکل میں آزاد ریاست بننے کے حق میں رائے شمار کرتا ہوں اور میں پارلیمنٹ سے اس آزادی کے اعلان کے نتائج کو چند ہفتوں کے لئے منسوخ کرنے کی درخواست کرتا ہوں تاکہ گفت وشنید کا دور شروع کیا جا سکے"۔ البتہ وہ اس حد تک نہیں گیا کہ علیحدگی کے اعلان کے لئے پارلیمنٹ کی حمایت کر دے (یورونیوز، رائٹرز 10 اکتوبر 2017)۔ اس کا مطلب ہوا کہ آزادی کا اعلان کر کے وہ خود کو ہزیمت میں مبتلاء نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس کو انجام تک پہنچانا کتنا مشکل ہے اس بات کا اسے ادراک تھا چنانچہ اس نے اسپین کی ریاست کے ساتھ ٹکراؤ اختیار نہ کرتے ہوئے مذاکرات کی راہ کھلی رکھی۔ خطہ اس طرح اب بھی اسپین کے اندر ہی شامل ہے البتہ خطے کا مسئلہ بدستور قائم ہے اور اسپین اور یورپی یونین کے رحم وکرم پر ہے کہ جب تک حالات موافق وسازگار نہیں ہو جاتے اور آزادی حاصل کی جا سکے۔

<u>سوم: قیطلونیہ کے معاملے پر بین الاقوامی موقف:</u> ہم اثر ونفوذ رکھنے والے ممالک کے موقف کا ذکر کریں گے یعنی یورپی یونین و امریکہ اور اس کے علاوہ اقوام متحدہ کا موقف جو امریکہ کے موقف سے متاثر ہوتا ہے۔

1۔ یورپی موقف، اس ریفرنڈم اور قیطلونیہ کی آزادی کے بالکل مخالف تھا۔ جرمنی فرانس اور یورپی یونین نے اسپین کی حکومت کے موقف کی حمایت و تائید کی۔ جرمنی کے نائب وزیر خارجہ نے بیان دیا کہ "قیطلونیہ کے حالات نہایت تشویش ناک تھے اور علیحدگی پسندی حل نہیں ہے اور علیحدگی پسندی کسی مسئلے کو حل نہیں کرتی ہے۔ ہر ایک یورپی یونین کے رکن کو سختی سے اصول وضوابط کا احترام کرنا ہو گا اور قانون وجمہوریت کی بالادستی کو تسلیم کرنا ہو گا۔۔ سیاسی تنازعات کو مصالحت کے ذریعہ طے کرنا ہو گا نہ کہ سڑک پر اتر کر تشدد کا طریقہ اختیار کیا جائے" (Reuters, 2/10/2017)۔ فرانس نے اپنے یورپی یونین افیئرز کے وزیر Nathalie Loiseau کے ذریعہ اپنے موقف کا اعلان کیا کہ "فرانس اسپین کے اس خطے کی یکطرفہ آزادی کے اعلان کو تسلیم نہیں کرتا ہے۔۔۔ اور اگر آزادی کو تسلیم کیا گیا جو کہ زیر بحث بھی نہیں ہے تو اس کے نتائج کے طور پر قیطلونیہ فوراً یورپی یونین سے باہر ہو جائے گا" (Reuters, 9/10/2017)۔ یورپی یونین کمیشن کے صدر Jean-Claude Juncker نے یونین کا موقف "اسپین کی حکومت اور دستوری عدالت کے فیصلہ کا احترام کرنے کا مطالبہ" بیان کیا جبکہ یورپی کونسل کے صدر Donald Tusk نے ٹویٹر پر 2 اکتوبر 2017 کو لکھا کہ "ان (اسپین کے وزیراعظم Mariano Rajoy) کی دستوری رائے کے ہمنوائی کرتے ہوئے میں اپیل کرتا ہوں کہ راستے نکالیں جائے تاکہ تنازعہ اور تشدد کو مزید بڑھاوا نہ دیا جائے"۔

2۔ جہاں تک امریکی موقف کا سوال ہے، تو یہ پتہ چلتا ہے کہ قیطلونیہ کی حکومت اور اس کے صدر کی امریکہ نے حوصلہ افزائی کی ہے۔ امریکی دفتر خارجہ کے ترجمان ہیتھر نورٹ Heather Nauert نے کہا کہ "امریکہ ریفرنڈم کو اسپین کے اندرونی معاملات کا حصہ گردانتا ہے اور ہم اس میں مداخلت کرنا نہیں چاہتے اور ہم اس کو وہاں کی عوام اور حکومت پر چھوڑتے ہیں تاکہ وہ کوئی راہ نکالیں اور ہم اس سے نکل کر آنے والی کسی بھی حکومت یا ریاست کے ساتھ مل کر کام کرنے کو تیار ہیں" (the Egyptian Al-Fajr, 16/9/2017)۔ یہ آخری جملہ ریفرنڈم اور آزادی کی تائید میں امریکہ کی حوصلہ افزائی ہے کیونکہ یہ کہتا ہے کہ "اور ہم اس سے نکل کر آنے والی کسی بھی حکومت یا ریاست کے ساتھ مل کر کام کرنے کو تیار ہیں"۔ اس سے مراد ہے کہ اگر قیطلونیہ آزاد ہو جائے تو ہم اس کو ریاست کے طور پر تسلیم کر لیں گے۔ اسپین کے اخبار El País نے بیان کیا ہے کہ "قیطلونیہ خطہ کے صدر Carles Puigdemont نے امریکی ترجمان کے بیان سے یہ سمجھا ہے کہ امریکہ قیطلونیہ کے عوام کی رائے اور ریفرنڈم کا احترام کرتا

ہے"۔ ہمیں یہ جانتے ہیں کہ امریکہ یورپی یونین کو توڑنا چاہتا ہے جیسا کہ امریکہ نے برطانیہ کے یورپی یونین سے اخراج Brexit پر اس کی تائید و حمایت کا اعلان کیا تھا اور وہیں دیگر یورپی ممالک کو اس کے لئے ابھارتا ہے یا کم از کم یہ چاہتا ہے کہ یورپی یونین اپنے اندرونی معاملات اور علیحدگی پسند جماعتوں کے ساتھ الجھی رہے تاکہ بین الاقوامی معاملات میں وہ امریکہ کے ساتھ رسہ کشی نہ کرے اور اس کے کھیل نہ بگاڑے۔ اس طرح علیحدگی پسند جماعتوں کی حوصلہ افزائی کرنا امریکہ کے اپنے مفاد میں ہے اور یہاں اس کا موقف کردستان میں ہوئے ریفرنڈم اور آزادی کے حوالے سے اس کے موقف سے مختلف ہے جس کی اس نے زبردست مخالفت کی اور اس کو مسترد کیا اور خطہ کے ممالک ایران و عراق سے لے کر ترکی تک کو اس نے متحرک کیا تاکہ اس کی مخالفت کریں اور اس کو مسترد کریں اور برزانی پر دباؤ ڈالیں کیونکہ موجودہ حالات میں یہ امریکہ کے مفاد میں نہیں ہے بالخصوص چونکہ وہ عراق میں اثر و نفوذ رکھتا ہے۔ جبکہ یہ برطانیہ تھا جس نے اپنے ایجنٹ برزانی کو اکسایا تھا تاکہ وہ یہ قدم اٹھا کر امریکہ کا کھیل خراب کرے اور اس معاملے پر امریکہ سے لین دین کر کے امریکی پابندیاں جو برطانیہ کے ایجنٹ قطر پر سعودی عرب اور مصر کی جانب سے لگائی گئی ہیں ان کو ہٹایا جائے۔

3۔ جہاں تک اقوام متحدہ کی بات ہے جس پر امریکہ غالب ہے تو اس کا موقف قیطلونیہ کی آزادی کے حوالے سے اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اس کے سکریٹری جنرل Antonios Guterich نے کہا کہ "ہم امید کرتے ہیں کہ اسپین کے جمہوری ادارے قیطلونیہ علیحدگی پسندوں اور قومی ریاست کے درمیان تنازعہ کا حل ڈھونڈ نکالیں گے"۔ اقوام متحدہ جنرل اسمبلی کے 72 ویں اجلاس کے صدر کے ترجمان نے اس بات پر زور دیا کہ "لوگوں کا خود اختیاری کا حق بنیادی حق ہے اور ساتھ ہی اس بات کی ضرورت پر زور دیا کہ ملک کی علاقائی سالمیت کو ضرب لگائے بغیر اور شامل فریقوں کی رضامندی کے تحت اس حق کو استعمال کرنا چاہیے" (Associated Press, 3/10/2017)۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اقوام متحدہ قیطلونیہ کی آزادی کو تقویت پہنچا رہی ہے جبکہ وہیں یہ کردستان کے ریفرنڈم اور آزادی کی مخالفت کرتی ہے کیونکہ اقوام متحدہ کی قراردادوں پر امریکہ کا غلبہ ہے۔

ان مواقف سے ظاہر ہے کہ ریفرنڈم کو لے کر قیطلونیہ کی آزادی کی حالیہ تحریکیں امریکہ کی ترغیبات سے حوصلہ پا کر کام کر رہی ہیں کیونکہ امریکہ یورپ کو پریشان رکھنا چاہتا ہے بالخصوص ٹرمپ کی صدارت کے دور میں، اور اس رائے کو اوپر آئے بیانات سے تقویت ملتی ہے۔

<u>چہارم: اس علیحدگی کے انجام تک پہنچنے کے امکانات کیا ہیں</u>: اس علیحدگی کا واقع ہونا مشکل ہے، کم از کم مستقبل قریب میں تو نظر نہیں آتا ہے اور بلاشبہ امریکہ اس بات کو جانتا ہے اور اس کی جانب سے قیطلونیہ تحریک کی حوصلہ افزائی یورپ کی فضاء کو خراب کرنے کے لئے ہے تاکہ یورپ خود میں الجھا رہے اور یہ یورپی یونین کو توڑنے کے طویل مدتی منصوبے کے لئے بنیادی اقدامات کے طور پر ہے۔ مزید اس کے علاوہ دیگر وجوہات ہیں جن کی وجہ سے اسپین قیطلونیہ کی علیحدگی کو کسی طرح تسلیم نہیں کر سکتا بالخصوص دو اہم وجوہات کی بناء پر:

1۔ اس خطے کا رقبہ کے لحاظ سے چھوٹا ہونے کے باوجود قیطلونیہ اسپین کی قومی آمدنی کا 20 فیصد حصہ پیدا کرتا ہے اور اسپین کی بیرونی تجارت کے نقل و حمل اور مواصلاتی ترسیلات کا 70 فیصد حصہ کنٹرول کرتا ہے اور اسپین کی صنعتی پیداوار کا ایک تہائی حصہ پیدا کرتا ہے۔ اس حقیقت کی وجہ سے قیطلونیہ کی آبادی کا کہنا ہے کہ جتنا ان کو حاصل ہو رہا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ دے رہے ہیں اور اسپین کی حکومت ان پر زائد ٹیکس عائد کرتی ہے جو خطے کی پیداوار کا 10 فیصد ہے اور ان تمام کی وجہ سے علیحدگی پسندی اور اس کی پکار کو تقویت ملتی ہے۔ جبکہ دوسری جانب اسپین معاشی مسائل کا شکار ہے، کمزور عوامی

بجٹ اور بجٹ کا اونچا خسارہ اور بے روزگاری میں اضافہ پھر مزید اس پر کٹوتی کے اقدامات لیے گئے ہیں، اور قیطلونیہ کی معیشت اس معاشی مسائل کو حل کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔

2۔ مزید قیطلونیہ کی علیحدگی پسندی اسپین اور دیگر علاقوں میں یکے بعد دیگرے مزید علیحدگی کے راستے کھول دے گی کیونکہ قیطلونیہ کی آزادی اسپین کے باسکاتی علاقہ Basque Country کی آزادی کو حوصلہ فراہم کرے گا جس نے اس سے قبل علیحدگی کی مانگ کی ہوئی ہے۔ باسکاتی علاقہ نے قیطلونیہ کی آزادی کی حمایت کی ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ ایک دفعہ پھر باسکاتی علاقہ اپنی آزادی کا مطالبہ رکھے گا کیونکہ اس کے علیحدگی پسندی کے جذبات ابھی ختم نہیں ہوئے ہیں۔ " پہلے ہی سے باسکاتی علاقے نے اگلے سال کی شروعات سے اسپین سے علیحدگی کی اپنی خواہش کا اعلان کرر کھا ہے" (Siyasa Post 24/9/2017) ۔یہ وہ خطہ ہے جس نے تشدد اور سیکڑوں افراد کی اموات کو جھیلا ہے جب ETA Movement علیحدگی کے لئے کئی سالوں سے مسلح جدوجہد کر رہی تھی اور تین سال قبل اس کی جنگ بندی ہوئی اور اس خطے کو جب مزید اختیارات فراہم کئے گئے تھے تب وہ ہتھیار چھوڑ دینے کے لئے راضی ہوئے۔ چنانچہ اسپین میں کسی بھی خطے کی آزادی کے بعد مزید علیحدگیوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا اور اسپین کی عدلیہ کے وزیر نے اس کے خلاف متنبہ کیا اور اس نے کہا کہ :"میں فکر مند ہوں کہ قیطلونیہ کی آزادی اسپین کی ریاست کے خاتمے کا باعث بن جائے گی، کیونکہ قیطلونیہ کی آزادی بلاک کے اندر ایک سلسلہ وار علیحدگی کی شروعات کردے گی" (Al Jazeera, 2/10/2017)۔

چنانچہ اسپین کسی قیمت پر قیطلونیہ کے ٹوٹنے کو قبول نہیں کرے گا بلکہ وہ خطے کی خود مختاری کو روکنے کے لئے آرٹیکل 155 کے نفاذ کی دھمکی دیتا ہے اگر کسی بھی قیمت پر قیطلونیہ کی علیحدگی کو روکنے میں ناکام ہوتا ہے جیسا کہ اسپین کے وزیر اعظم کے دفتر کا بیان سامنے آیا ہے جو بی بی سی نے 19 اکتوبر 2017 کو رپورٹ کیا تھا۔

3۔ مزید، یورپین یونین ٹوٹ پھوٹ کے دہانہ پر پہنچ جائے گی اگر علیحدگی پسندی مختلف علاقوں میں اپنے ہاتھ پیر پھیلا دے بالخصوص جب قیطلونیہ کو اگر یہ آزادی و علیحدگی حاصل ہو جائے، کیونکہ فرانس میں بھی علیحدگی پسند تحریکیں موجود ہیں اور اسپین اور فرانس کے علاقوں کے درمیان قیطلونیہ خطہ اور باسکاتی علاقہ تقسیم ہے اور فرانس کے علاقے island of Corsica میں علیحدگی پسند تحریک موجود ہے جو فرانس سے علیحدگی چاہتی ہے اور اسپین میں قیطلونیہ خطے کی آزادی کی کامیابی کا انتظار کر رہی ہے۔اسی طرح اٹلی، بیلجیم اور دیگر علاقوں میں علیحدگی کی تحریکیں موجود ہیں جو یورپی یونین کے اتحاد کے لئے خطرہ ہے جس کو پہلے سے کئی خطرات اور قومی تحریکوں کی جانب سے بحران کا سامنا ہے جیسا کہ برطانیہ کے یورپی یونین کے اخراج کی وجہ سے ہوا ہے۔

اور ان سب کی وجہ سے قیطلونیہ کی علیحدگی کا نفاذ ہونا نہایت مشکل و غیر ممکن نظر آتا ہے کیونکہ یہ نہ صرف اسپین کی ریاست کے وجود بلکہ یورپی یونین کے وجود کے لیے خطرہ بن جائے گی۔

ایسا لگتا ہے کہ قیطلونیہ خطے کے صدر نے اس بات کو محسوس کر لیا تھا کیونکہ خود خطے میں وہ تنہا ہو گیا تھا کیونکہ عوام کی ایک تعداد نے اس کے خلاف مظاہرہ کیا تھا۔ چنانچہ اس کی جانب سے آزادی کا اعلان غیر مکمل رہا اور علیحدگی کے نفاذ کو مذاکرات کے انجام پانے تک موخر کیا تا کہ خطے کے لئے مزید بڑی آزادی حاصل کی جاسکے اور مواقع پیدا کئے جاسکیں اور مستقبل میں آزادی کے لئے موافق حالات کا انتظار کریں۔ حتیٰ کہ امریکہ جس نے اس کی حوصلہ

افزائی کی تھی اس نے جب یورپی یونین کے ساتھ اسپین کی مظبوط پوزیشن کو دیکھا تو اس نے اس کی اپنی حمایت کم کردی اور اسی لئے امریکی صدر ٹرمپ نے اسپین کے وزیر اعظم کے ساتھ ملاقات کے دوران کہا کہ "ہم ایک عظیم ملک کے ساتھ معاملات کر رہے ہیں جس کا متحد رہنا ضروری ہے" (Egyptian Ashorooq 27/9/2017)۔اور یوں قیطلونیہ خطے کا صدر جان چکا ہے کہ ٹرمپ کا وعدہ شیطان کے وعدہ کی طرح ہے،

﴿يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا﴾ ا غُرُورًا

﴿يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا﴾

"وہ ان سے زبانی وعدے کرتا رہے گا،اور سبز باغ دیکھاتا رہے گا،(مگر یاد رکھو!) شیطان کو جو وعدے ان سے ہیں وہ سراسر فریب کاریاں ہیں"

(النساء:120)

البتہ امریکہ یورپی یونین کو دبانے کی کوشش کرتا رہے گا اور ایسے لوگوں کو پالے گا جو اس کے وعدوں پر لبیک کہیں گے۔

پنجم: اس طرح قومیت یعنی نیشنلزم، کیپٹلزم کی آئیڈیالوجی کے حقیقی آقاؤں کو کھوکھلا کرتی رہتی ہے بالخصوص قومیت، اس وقت یورپ کو کھوکھلا کرکے اس کے سیاسی افعال کو کمزور کیے جارہی ہے کیونکہ کیپٹلزم کی آئیڈیالوجی قومیت کے مسئلہ کو حل نہیں کرپائی ہے اور نہ ہی کرسکتی ہے اور یہ ایک ناکام آئیڈیالوجی ہے جو زندگی کو مذہب سے علیحدہ کرنے کی وجہ سے اپنی جڑ سے ہی کھوکھلی ہے اور اس کی جمہوریت کی وجہ سے یہ مفسد وبد عنوان ہے جس پر اس کے سرمایہ داروں کا قبضہ و قابو ہوتا ہے جو جمہوریت کے نام پر اور اس کے قانون کے ذریعہ عہدے اور مراعات واختیارات سب سمیٹ لے جاتے ہیں۔ یہ جابرانہ ودبانے والی آئیڈیالوجی ہے جو مذہب اور اس کے ماننے والوں سے لڑتی رہتی ہے اور مزید اس لئے کہ بنیادی طور لوگوں کے درمیان ان کے مذہب اور نسل کی بناء پر امتیاز پایا جاتا ہے جس کو یہ بڑھاوا دیتی ہے اور یہ بات امریکہ ویورپ میں ظاہر ہے اور صاف نظر آتا ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے۔

انسان کے بنائے تمام تر قوانین ان ناانصافیوں، جبر واستبداد اور فساد سے پاک نہیں ہیں اور نہ ہی ملک و قوم کو غلام بنانے سے پیچھے ہٹتے ہیں۔ یہ اسلام ہی ہے جو اللہ کے ذریعہ نازل کیا گیا ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے اور جو حق وانصاف کو لوگوں کے درمیان قائم کرتا ہے اور ان کے معاملات کو درست کرتا ہے۔

(أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ)

"کیا وہی نہ جانے گا جس نے پیدا کیا ہے جبکہ لطیف و باخبر ہے"(الملک:14)

یہ اسلام ہے جو تمام لوگوں کو جوڑ کر ایک قوم میں ڈھال دیتا ہے اور قومیتی اور قبائلی تقسیموں اور رسہ کشی کا خاتمہ کرتا ہے جیسا کہ وہ تمام قومیتی جذبات اور عصبیت کی ہر ایک شکل کو حرام قرار دیتا ہے اور ان کے خلاف انتھک جنگ چھیڑ دیتا ہے۔ یہ اسلام ہے جو لوگوں کے معاملات کی دیکھ بھال کرتے ہوئے ان کے درمیان کسی قسم کا امتیاز کئے بغیر انصاف قائم کرتا ہے، امتیاز خواہ مذہب کا ہو نسلی یا رنگ وجنس یا کوئی اور بلکہ تمام لوگوں کو یکساں ومساوی مانا جاتا ہے اور خلافت راشدہ کی عدالت کے تحت ان کے ساتھ انصاف برتا جاتا ہے۔

امام احمد اپنی مسند میں روایت کرتے ہیں کہ اسماعیل نے سعید الجبیری سے ابو ندرا کے حوالے سے روایت کیا جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایام تشریق میں فرماتے سنا کہ:

»يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ، وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ، وَلَا أَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ، وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ، إِلَّا بِالتَّقْوَى أَبَلَّغْتُ«، قَالُوا: بَلَّغَ رَسُولُ اللَّهِ...

"اے لوگوں، تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے کسی عرب کو غیر عرب پر اور کسی غیر عرب کو عرب پر کوئی فضیلت نہیں ہے اور نہ کسی سرخ رؤ کو سیاہ رؤ پر اور نہ کسی سیاہ رؤ کو سرخ رؤ پر فضیلت ہے سوائے تقوی کے، کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ انہوں نے کہا اللہ کے رسول نے پیغام کو پہنچا دیا"

اور یہی حق ہے:

(فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلاَّ الضَّلاَلُ فَأَنَّى تُصْرَفُونَ)

"حق کے بعد سوائے گمراہی کے اور کیا ہو سکتا ہے تو کیا تم نے نہیں مانا" (یونس: 32)

29 محرم 1439 ہجری

19 اکتوبر 2017 عیسوی